گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

دوروزہ مکالمہ بین المذاہب قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس زیر اہتمام شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی باشتراک انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کی روداد

رپورٹ: پروفیسر ڈاکٹر بدرالدین، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
ڈاکٹر سعید احمد صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا

یہ کانفرنس ۱۲۔۱۳ جون ۲۰۱۱ء کو الحرمین ہوٹل صدر اور ڈاکٹر عبدالقدیر آڈیٹوریم وفاقی اردو یونیورسٹی میں منعقد ہوئی، کانفرنس کی پانچ نشستوں میں اسلام، یہودیت، عیسائیت، ہندومت، سکھ مت اور بدھ مت پر اردو عربی انگریزی میں ملک بھر سے آئے ہوئے تمام مکاتب فکر کے محققین نے اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ کانفرنس میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی یونیورسٹی اسلام آباد، سندھ یونیورسٹی جامشورو، کراچی یونیورسٹی، فاسٹ یونیورسٹی کراچی، این ای ڈی یونیورسٹی کراچی، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی و اسلام آباد، پشاور یونیورسٹی خیبر پختون خواہ، قراقرم یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، بلوچستان یونیورسٹی اور سندھ کے مختلف شہروں لاڑکانہ، حیدرآباد، نوشہرہ، سکھر اور کراچی سے ڈاکٹرز پروفیسرز اور علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی نے مشترکہ اعلامیہ پیش کیا۔

تفصیلی رپورٹ: اس بابرکت اور پروقار کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین نے حاصل کی، پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد نے اس کا انگریزی میں بامحاورہ ترجمہ سامعین کے گوش گزار کیا۔ تلاوت کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت پروفیسر مفتی ثناء اللہ محمود نے حاصل کی، جنہوں نے اپنی پرسوز آواز سے سامعین کو مسحور کردیا اور پورا ہال داد وتحسین کی فضاء سے گونج اٹھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرام الحق الازہری نے اپنے مقالہ میں سکھوں سے مکالمہ سیرت نبوی ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ مذاہب کے درمیان بہت سے نکات مشترک ہیں، عقائد میں بھی اور رسم ورواج میں بھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہند میں سکھ مذہب کے عقائد اسلام سے بہت قریب ہیں۔ ملت کا لفظ تمام آسمانی اور مروجہ مذاہب میں مشترک ہے۔ گرو نانک کی عصری اور عام لوگوں سے دوری کی وجہ سے دشمنوں نے ہمارے اور سکھوں کے درمیان دوری پیدا کی۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب کے مطالعے سے ہمیں سکھوں اور اسلام کے درمیان انتہائی قربت ملتی ہے۔ گرو گرنتھ کتاب کا پہلا صفحہ سورہ اخلاص کا ترجمہ ہے

اور سکھوں کی مخصوص قومی و مذہبی نشان گویا اسلام کی عکاسی کرتا ہے۔ گرونانک نے مساوات کا عظیم فلسفہ پیش کیا جو کہ عین اسلامی تعلیمات ہیں۔ ڈاکٹر محمد اکرام الحق الازہری نے اپنا مقالہ عربی زبان میں پیش کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم نے اپنے مخصوص انداز میں انگریزی میں اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی اپنی حیثیت میں پاکستان کے لئے جو کچھ ہوسکتا ہے کریں۔ قرآن کریم کی تعلیمات ہمیں ذمہ داری سونپتی ہیں کہ ہم پوری انسانیت کی بھلائی کے لئے جدوجہد کریں۔ اسلام مذہبی بنیاد پر قتل وقتال کی ممانعت کرتا ہے اور قرآن اہل کتاب اور تمام ادیان کے ماننے والوں کو مشترکہ نکات اپنانے اور قربت کی دعوت دیتا ہے اور انسانی عبادت اور اکائی کی طرف تمام انسانوں کو بلاتا ہے۔ وفاقی اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر نے ناسازی طبع کے باوجود کانفرنس میں شرکت کرتے ہوئے کہا کہ آج کی اہم ترین کانفرنس پیش کرنے پر میں شعبہ عربی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آج بدقسمتی سے اسلام کو دہشت گرد مذہب کی حیثیت سے پیش کیا جارہا ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی کبھی مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا، کبھی ہمارے تعلیمی ادارے اجاڑے گئے، لیکن اسلام پھیلتا ہی گیا جتنا دبایا گیا۔ جب تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے مذہب کو اہم اور مقدس سمجھتے ہیں اور انسانیت کی بھلائی چاہتے ہی تو پھر یہ قتل عام کیوں؟ انسانیت دشمنی کیوں؟ غربت وجہالت ہر طرف پھیل رہی ہے۔ اسلام میں کسی قسم کا جبر واکراہ نہیں۔ غیر مسلم کو ذمی کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر باقر خاکوانی نے کہا کہ قرآن کریم واحد آسمانی کتاب ہے جس میں کوئی ردوبدل نہیں۔ تقابل ادیان کی اصطلاح آج وضع کی گئی ہے، اور ہمیں مکالمہ بین المذاہب کے حوالے سے خود اصول و ضوابط وضع کرنے ہوں گے، جب ہی ہم دنیا میں امن قائم کرسکیں گے۔ ڈاکٹر عبدالماجد پانی پتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ ﷺ نے سب سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کا ہمیں درس دیا لیکن غیر مسلموں کے شعار اور طور طریقے اپنانے کا سختی سے منع بھی کیا۔ ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی نے کہا کہ اس وقت دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ہمیں اپنے مسائل مکالمے کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ کوئی مذہب برائی کی دعوت نہیں دیتا اس لئے تمام مذاہب کو مل کر انسانیت کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر عبدالحمید عباسی نے اپنے مقالہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں مسلمانوں نے مکالمے کے ذریعے ہی اسلام کی حقانیت ثابت کی اور اپنی مشکلات دور کیں۔ چونکہ اسلامی تعلیمات حق ہیں اس لئے مکالمے کے ذریعے اس کی حقانیت پھیلی۔

مفتی محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج پاکستان میں ہندو مسلم، عیسائی مسلم، یہود ومسلم کی کوئی لڑائی نہیں بدقسمتی سے عالمی طاقتوں نے ظلم مسلط کررکھا ہے اور عدل وانصاف کا خاتمہ کردیا ہے۔ آج ساری بےچینی ظلم کی وجہ سے ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ انصاف قائم کیا جائے بے انصافی تمام ظلم وستم اور برائیوں کی جڑ ہے جو کہ نفرت وانتقام کو جنم دے رہی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد صدیقی

نے اپنے مقالہ کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج بدقسمتی سے مکالمہ بین المذاہب کا اسٹیج مغرب نے سجایا ہے جس کی آبیاری ہم کرر ہے ہیں، آج ہمیں اپنے اصول وضوابط خود وضع کر کے دنیا میں امن وامان قائم کرنا ہے اور ظلم وستم ختم کرنا ہے۔ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج عالمی سامراجی قوتوں نے میڈیا اور مادی طاقتوں کے بل بوتے پر مسلمانوں کو دہشت گرد اور تمام فتنوں کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے اور یہی چیز دنیا میں نفرت پیدا کر رہی ہے۔ ہم مکالمہ کے ذریعے مغرب کی عیاری اور حق کو ثابت کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے آج بدقسمتی سے ہم سب سے بہترین امت ہونے کے باوجود اپنا کردار بھول چکے ہیں آج ہمیں سیرت النبی ﷺ کو اپناتے ہوئے دنیا کے سامنے وہ رول ماڈل پیش کرنا ہے جس سے دنیا ہمارے احترام وتکریم پر مجبور ہو جائے۔ رجسٹرار جامعہ اردو پروفیسر ڈاکٹر قمر الحق نے کہا کہ جامعہ اردو کا ہمیشہ ایسی کانفرنسوں کے لئے تعاون رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے معجزات اور صداقت ودیانت ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور آج پوری دنیا کو ہم صداقت وحقانیت کے ذریعے اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ انسانیت کی بھلائی کے لئے سائنسی بنیادیں مسلمانوں نے فراہم کیں لیکن آج ہم ہی سب سے پیچھے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ابتداء میں تمام کفار میں تبلیغ کی اور اپنے اخلاق حسنہ کے ذریعے اسلام کی آبیاری کی آج ہم مشکل کا شکار کیوں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے نبی کے طور طریقوں کو چھوڑا اور ہم بلندی سے پستی میں آگرے۔

کانفرنس کی دوسری نشست میں پروفیسر ڈاکٹر کرم حسین ودھو نے اپنے مقالہ میں کہا کہ آپ ﷺ کے دور سے لے کر مختلف ادوار میں اسلام اور عیسائی دنیا کے درمیان مکالمہ ہوا جس سے دونوں طبقوں کو فائدہ ہوا اور اسلام دنیا میں پھیلا۔ پروفیسر ڈاکٹر طاہر محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام افراط وتفریط، غلو اور گمراہی سے پاک مذہب ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے اسلام کا اصل چہرہ پیش کرنا ہے۔ آپ ﷺ نے یہود ونصاریٰ کے ساتھ مکالمہ کیا جس کے نتیجے میں اسلام چاروں طرف پھیل گیا۔ ڈاکٹر محمد ادریس آزاد سومرو نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسوۂ نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہم مکالمہ کے ذریعے دنیا میں امن وامان قائم کرنے کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔ علامہ زاہد الراشدی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو معاشرے کی ضروریات پوری کر سکتا ہے اور اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔ بدقسمتی سے مکالمہ کے نام پر کبھی اصل فریق سامنے نہیں آئے بلکہ مکالمہ ایسے فریقوں کے درمیان ہوا جن کا آپس میں تعلق نہیں بنتا۔ اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ آج اور آنے والے دور میں بھی سول سوسائٹی کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج دنیا سچے خدا کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ منزل حق پر پہنچنے کے لئے مکالمہ ضروری ہے اور مکالمہ کے لئے ماحول بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ جامعہ کراچی کے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر ناصر الدین

نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج مسلمان جن حالات سے دوچار ہے اس کا خاتمہ دین پر عمل کرنے اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی سے دور ہوسکتا ہے۔ آج دین اسلام کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جارہا ہے اس لئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مذہب کا صحیح تصور پیش کرسکیں۔ آج صرف اسلام ہی اپنی وسعت کی وجہ سے سوسائٹی کی ضروریات پوری کرسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

کانفرنس کے پہلے دن کی اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر محی الدین ہاشمی نے کہا کہ اسلام سول سوسائٹی کے لئے انتہائی موزوں ہے جبکہ آمریت اور جمہوریت دونوں معاشرے کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ ہم انسانی حقوق کا تحفظ صرف ایک خاندان کی طرح رہ کر کرسکتے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ شیرازی الازہری نے اپنے عربی خطاب میں کہا کہ عیسائیت، یہودیت، مسلمانوں اور تمام مذاہب کے درمیان انسانیت کی تکریم اور مختلف آفات کے حوالے سے قدریں مشترک ہیں کہ تمام انسان قابل احترام ہے۔ آج مغرب نے مکالمہ بین المذاہب اپنے مخصوص اہداف حاصل کرنے کے لئے شروع کیا ہے، جبکہ اسلام دعوت وتبلیغ کی پرچار کرتا ہے۔ مولانا سید نسیم علی شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ ﷺ کا طرز عمل ہمارے لئے رہنما و راہ عمل ہے اگر مکالمہ اظہار حق کے لئے ہو تو اچھی بات ہے ورنہ بے سود۔ ریسرچ اسکالر محترم زرینہ قاضی نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کی رسالت تمام عالم انسانیت کے لئے تھی۔ آج ہمیں آپ ﷺ کے اسلوب پر عمل کرتے ہوئے اسلام کو پورے عالم میں پھیلانا ہے۔ ڈائریکٹر مذہبی امور کویت و نامور عالمی اسکالر ڈاکٹر احمد علی سراج نے پورے عالم کے حالات کا تجزیہ پیش کیا۔ مسلمانوں کی رواداری جبکہ یہود و نصاریٰ کی سازشوں کو عیاں کیا اور اہل ایمان کو جگانے اور سیرت طیبہ ﷺ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اسرائیل اور بھارت کے گٹھ جوڑ نے پورے عالم کے امن کو تباہ کردیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سیمی نغمانہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج سب سے پہلے ہم اپنا جائزہ لیں اور بین الاقوامی حالات کا جائزہ لے کر حکمت وبصیرت کے ساتھ اپنا لائحہ عمل مرتب کریں۔ کانفرنس کے اختتام پر علامہ زاہد الراشدی نے دعا کرائی اور اس کے ساتھ کانفرنس کے پہلے دن کی نشستوں کا اختتام ہوا۔ قبل ازیں رجسٹرار جامعہ اردو نے یادگار شیلڈز پیش کیں۔

کانفرنس کے دوسرے دن: ڈاکٹر سعید احمد صدیقی نے تلاوت کلام پاک سے آغاز کیا، جبکہ ڈاکٹر محمد عرفان اور مہک نایاب نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ قراقرم یونیورسٹی کے ڈاکٹر انصار الدین مدنی نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا تمام مذاہب کو مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے گلگت اور بلتستان کے حوالے سے ملٹی میڈیا کے ذریعے تاریخی انکشافات کیے۔ ڈاکٹر خادم حسین نے یہود و نصاریٰ کے درمیان مکالمہ کی تاریخ بیان کی اور یہودیوں کی سازش کو بے نقاب کیا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم نے مکالمہ کی تعریف وتحقیق بیان کرتے ہوئے اس کے دوررس فوائد واثرات پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد علی استواری نے اپنے خطاب مذاہب ثلاثہ

یعنی یہود و نصاریٰ اور اسلام کے درمیان مکالمہ کے ذریعے رواداری کے فروغ پر زور دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالحیٔ مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اہل ایمان کو حق چھپانا نہیں چاہئے بلکہ حق کا اظہار کر کے توحید و رسالت کی روشنی پھیلائیں۔ دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چیئر مین پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے مکالمہ کی روایت کا ارتقاء بیان کرتے ہوئے مکالمہ کو دعوت و تبلیغ سے الگ اسلوب قرار دیا اور مکالمہ کے لئے ایک عظیم ادارہ قائم کرنے پر زور دیا جو مکالمے کے اسکالرز تیار کریں، کیونکہ یہ کار نبوت ﷺ ہے، اس کا بہترین استعمال ہونا چاہئے۔ اس کے لئے اپنے وسائل کا بھرپور استعمال کریں۔ آپ ﷺ نے تلوار کا کم اور مکالمہ کا زیادہ استعمال فرمایا۔ پروفیسر ڈاکٹر عزیز الرحمٰن سیفی نے کہا کہ ہمیں مکالمہ کے ساتھ دعا کا بھی سہارا لینا چاہئے۔ پروفیسر محمد یاسین نے انگریزی میں مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسانی حقوق اور دنیا میں انصاف قائم کرنے کے لئے مکالمہ کو مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ ﷺ نے مکی دور میں مشرک و کفار سے مکالمہ فرمایا۔ انہوں نے نجاشی کے دربار حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے تاریخی مکالمہ کا حوالہ دیا، جس سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مدنی دور میں بارگاہ نبوت میں وفود خود مکالمہ کرنے آئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ سکھروی نے کہا کہ اخلاقی نقطہ نظر کے حوالے سے ہم سب کو دنیا میں اچھائی پھیلانے کے لئے مکالمہ کا میدان اپنانا چاہئے۔ ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے کہا کہ ہمیں قرآن حکمت و بصیرت کے ساتھ سمجھ کر آگے پھیلانا ہے۔ مہمان خصوصی سینیٹر ڈاکٹر خالد سومرو نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہمیں دینی اور عصری اداروں کے درمیان خلیج کو کم کرنا ہے۔ ہمارے درمیان تمام وفاقوں کا مشترکہ ادارہ اور اسلامی نظریاتی کونسل جیسے ادارے موجود ہیں، جس کے ذریعے ہم اسلامی مکالمہ کے ماہرین تیار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہود و نصاریٰ مکالمہ میں مخلص نہیں اور مسلمان مکالمہ کے لئے اپنی ثقافت اور اپنی شناخت نہیں چھوڑ سکتے۔ آج بدقسمتی سے ہمارے اوپر جنگ مسلط کی گئی اور عالمی اداروں نے ہمارے ملک میں بدامنی کا جال بچھایا اور یہود و نصاریٰ کی کوشش ہے کہ وہ مکالمہ کے ذریعے مسلمانوں کو ختم کریں لیکن انشاء اللہ حالات پلٹا کھائیں گے اور اسلام ہر طرف جگمگائے گا۔

کانفرنس کے کنوینر، قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج کے پرنسپل اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے کہا کہ ہم نے اپنے محدود وسائل میں ہائر ایجوکیشن کے تعاون سے کانفرنس منعقد کی۔ جامعہ اردو کے شعبہ عربی کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے محدود وسائل میں اپنا سفر جاری وساری رکھا جس کی زندہ مثال یہ کانفرنس ہے۔ انہوں نے مشترکہ اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ بھی مخیر حضرات کے تعاون سے قومی و عالمی سطح پر کانفرنسیں منعقد کرنے کا عندیہ دیا۔ آخر میں جامعہ اردو شعبہ عربی کے چیئر مین اور کانفرنس کے آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین نے کلمات تشکر ادا کیا اور ہائر ایجوکیشن کا خصوصی

شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے اسکالرز کو یادگاری شیلڈز پیش کی۔ ڈاکٹر احمد علی سراج نے اس موقع پر خصوصی دعا کرتے ہوئے، عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے استحکام اور جامعہ اردو کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ اس طرح یہ دوروزہ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔

قومی کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ:

چیف ایڈیٹر (ڈاکٹر صلاح الدین ثانی) نے تجاویز ومشترکہ اعلامیہ پیش کیا جس کے اہم نکات یہ تھے۔

☆ مکالمہ کی راہ اپنا کر انتہاء پسندی، دہشت گردی اور مذہبی منافرت کا خاتمہ کیا جائے۔

☆ طالبان سمیت تمام لڑنے والوں سے گفتگو اور مکالمہ کا راستہ اختیار کیا جائے تاکہ خون مسلم کا تحفظ ہو سکے۔

☆ عالمی طاقتوں کی جارحیت اور عالمی دہشت گردی تمام فتنوں کی بنیاد ہے، لہٰذا سبب کے خاتمہ پر توجہ دی جائے ردعمل خود ہی ختم ہو جائے گا۔

☆ بعض مغربی ممالک کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکبین اور توہین آمیز خاکوں کی سرپرستی حجاب اور مسجد کے میناروں پر پابندی مفاہمت ومکالمہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

☆ مکالمہ بین المذاہب کے فروغ کے لئے وفاقی اور صوبائی سطح پر وزارت مذہبی امور میں ایک شعبہ قائم کیا جائے اور ایسے پروگراموں میں مالی معاونت کی جائے۔

☆ وفاقی اور صوبائی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ہر سال مکالمہ بین المذاہب یعنی Interfath Dialogue Day منایا جائے اور کانفرنس کا انعقاد کیا جائے، جس میں تمام مذاہب کے زعماء کو مدعو کیا جائے۔

☆ سیرت طیبہ ﷺ کو عام کرنے کے لئے تعلیمی اداروں کے نصاب میں سیرت طیبہ ﷺ کو شامل کیا جائے اور سیرت طیبہ ﷺ کے حوالہ سے کوئز اور تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جائے۔ تمام حاضرین نے ان تجاویز اور مشترکہ اعلامیہ کی مکمل تائید کی اور کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قومی کانفرنس پر اخبارات کے تاثرات:

اس کانفرنس کی روداد قومی اخبارات اور ٹی وی چینلو پر نشر ہوئیں، جس میں ہفت روزہ اخبار المدارس ۱۴ جون ۲۰۱۱ء روزنامہ جسارت کراچی ۱۳۔۱۴ جون ۲۰۱۱ء روزنامہ عوام ۱۴ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ قومی اخبار کراچی ۱۴ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ امت ۱۵۔۲۹ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ دیانت سکھر ۱۳ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ نوائے وقت کراچی

۱۱۔۱۳۔۱۴ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ محشر کراچی ۱۳ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ ایکسپریس ۱۳۔ ۲۵ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ انتخاب ۱۱ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ جرأت کراچی ۱۳ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ نیوز کراچی، روزنامہ لاسٹ نیوز کراچی ۱۱ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ انڈس پوسٹ کراچی ۱۱ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ ٹیلی گراف ۱۵ جون ۲۰۱۱ء، روزنامہ جنگ کراچی ۱۸ جون ۲۰۱۱ء، ودیگر اخبارات شامل ہیں۔

روزنامہ ایکسپریس کا ادارتی کالم: قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا مثبت پہلو

تحریر: ڈاکٹر محمد طیب سنگھانوی:

گزشتہ دنوں عروس البلاد کراچی میں دوروزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد ہوا، اس قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا موضوع اور عنوان: ''مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں امکانات، فوائد اور تجاویز، سیرت النبی ﷺ اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں'' تھا۔ یہ اہم کانفرنس زیر سرپرستی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی، زیر اہتمام شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی، بہ تعاون ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، باشتراک انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) عمل میں لائی گئی۔ جس میں بڑی تعداد میں ملکی وغیر ملکی علماء وفضلاء، فقہاء، ریسرچ اسکالرز، پی ایچ ڈی ڈاکٹرز، اہل علم ودانش اور ہر مکتبۂ فکر ومسلک اور مذہب سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ اس سیرت کانفرنس کا مثبت پہلو یہ تھا کہ اس میں اہل علم ودانش نے مختلف مذاہب کے ساتھ اسلام کے مکالمے کی مذہبی بنیادوں پر غور وفکر کیا اور اپنے مقالات پیش کیے، مثلاً عیسائیوں سے مکالمے کی مذہبی بنیادیں، یہودیوں سے مکالمے کی مذہبی بنیادیں، ہندوؤں سے مکالمے کی مذہبی بنیادیں، سکھوں سے مکالمے کی مذہبی بنیادیں، بدھ مذہب، مجوسیوں ودیگر مذاہب سے مکالمے کی مذہبی بنیادیں۔

سیرت النبی ﷺ، اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں، نیز اس کانفرنس میں عیسائی دنیا میں مکالمہ کی تاریخ و تجاویز، برصغیر میں مکالمہ کی تاریخ وتجاویز، مکالمہ کا فلسفہ، فوائد، وثمرات، مکالمہ کے نفسیاتی، سیاسی، معاشرتی، ثقافتی، فوائد وتجاویز مکالمہ، مناظرہ، مجادلہ کا فرق اور اس کے مثبت ومنفی اثرات وثمرات، عہد قدیم وعہد جدید میں بین الادیان والمذاہب مکالماتی کانفرنس اور ان کے مقاصد (منفی ومثبت)، مکالمہ بین المذاہب پر تحریر شدہ اردو، عربی، انگریزی کتب کا تعارف اور ان کا تنقیدی جائزہ، انبیاء علیہم السلام کے مکالمے اسوۂ حسنہ اور کتب مقدسہ کے تناظر میں، آپ ﷺ وخلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مکالمے قرآن وسیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، برصغیر میں مکالمہ کرنے والے ممتاز قدیم وجدید اسکالرز اور ان کی خدمات، عالمی سطح پر مکالمہ کرنے والے ممتاز قدیم وجدید اسکالرز اور ان کی خدمات جیسے اہم ترین موضوعات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔

قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کو صوبائی ووفاقی سطح پر سراہا گیا، اسکالرز ومحققین نے عالمی قیام امن

کے لئے مکالمے کی اہمیت پر زور دیا اور تجاویز بھی پیش کیں، نیز باہمی نفرت و بدگمانیوں کے اسباب کا جائزہ لینے کے ساتھ اس کا حل پیش کرتے ہوئے مشترکہ نکات کی نشاندہی بھی کی، اس کانفرنس کا مقصد کسی مذہب کی برتری ثابت کرنا نہیں بلکہ جملہ اہم مذاہب کو باہم قریب لانا، نفرتوں اور بدگمانیوں کو دور کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات (سورہ آل عمران، آیت ۶۴) کی روشنی میں ایسے مشترکہ نکات پر متفق کرنا تھا جن کے ذریعے دنیا میں امن قائم ہو سکے، دنیا میں امن بذریعہ قوت کا فلسفہ ناکام ہو چکا ہے، لہٰذا امن بذریعہ مکالمہ بین الادیان والمذاہب و بین العلماء کا آغاز ہونا چاہئے۔ آپ ﷺ نے ۲۰۰ سے زائد غیر مسلم وفود سے مکالمہ کیا، قرآن کریم کا اکثر حصہ مکالمے پر مشتمل ہے، مکالمہ سنت رسول ﷺ ہے۔ محسن انسانیت ﷺ کے لائے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غیر سنجیدہ اور لاعلمی پر مبنی پروپیگنڈا کے خاتمے کے ساتھ ایک دوسرے کو سمجھنے کا آغاز ہونا چاہئے، یہی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد تھا۔

عہد جدید کے مسائل اور چیلنجز کے تناظر میں "مکالمہ بین المذاہب" عصرِ حاضر کا اہم تقاضہ ہے، یہی وہ دوا ہے، جس میں عالمی تعصب، عالمی فرقہ واریت اور باہمی اختلافات کو ختم کرنے کا بہترین علاج مضمر ہے، اور باہمی رواداری کا قومی ذریعہ ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بلاشبہ ملکی و عالمی سطح پر رونما ہونے والے حالات وواقعات اس بات کے متقاضی تھے کہ اس انتہائی اہمیت کے حامل جامع موضوع پر قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا جائے اور سیر حاصل گفتگو، مکالمہ اور علمی و تحقیقی مقالات پیش کئے جائیں، جو زندگی کے ہر رُخ، ہر پہلو، ہر شعبہ پر انفرادی و اجتماعی اور قومی و بین الاقوامی سطح پر مذاہب عالم کے درمیان پر امن بقائے باہمی کی بنیاد پر مکالمے کی مذہبی بنیادوں کی وضاحت کرتے ہوئے دین اسلام کی درست سمت میں نمائندگی کریں اور دنیا کے سامنے اسلام کی سچی تصویر پیش کر سکیں، لہٰذا اس اعتبار سے ایسی حالیہ سیرت کانفرنس نے اہم اور کلیدی کردار ادا کیا ہے جس کی بدولت صحیح اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے اور دنیا میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کو روکنے میں مدد ملے گی۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور ابدی دستورِ زندگی فراہم کرتا ہے اور امن سلامتی کا خواہاں اور آرزومند ہے، یہ وہ دین امن وسلامتی ہے جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات و تعلیمات کی روشنی کے تمام شعبوں اور بندگی کے تمام گوشوں کی تعمیر اور صورت گری کرتا ہے، یہ زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے، یہ دین مقامی ایشوز پر مبنی نہیں، بلکہ اس میں آفاقی ایشوز ہیں۔ ہر رنگ و نسل کے لوگ اس دین کے سایۂ رحمت و عافیت میں آرام و آسائش حاصل کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پیغمبرانہ خصوصیات میں سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت آپ ﷺ کا امام الانبیاء، سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے، آپ ﷺ کی دعوت، آپ ﷺ کا پیغام اور دین اسلام کائناتی اور آفاقی ہے، اور آپ ﷺ پر دین مبین کی تکمیل کر دی گئی ہے۔

محسن انسانیت ﷺ، امن عالم کے نقیب، خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ وہ واحد منبع ہے جس سے عالم اسلام کی زندگی اور انسانی معاشرے کی سعادت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں اور تا قیامت یہ چشمے رواں دواں رہیں گے، سیرت النبی ﷺ کا موضوع ایک ایسا علمی سمندر ہے جس کا فیض نہ ختم ہونے والا ہے۔ اس سمندر سے قیامت تک اہل علم و دانش، علم و حکمت کے موتی نکالتے رہیں گے۔ سیرت النبی ﷺ کا ہر پہلو ہمہ جہت ہے اور علم و عرفان کے اس سمندر سے عالم انسانیت آج فیض اُٹھا رہی ہے اور قیامت تک اُٹھاتی رہے گی، آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس عالم انسانیت کے لئے مینارۂ نور ہے۔ آپ ﷺ نے تمام دنیا کو اسلام کی دعوت دی اور دور دراز کے غیر مسلم حکمرانوں کی طرف اپنے سفیر بھیجے۔ ۲۲۵ خطوط لکھے، وفود سے مکالمہ کیا، مباحثہ و مجادلہ کیا اور ان سے معاہدات امن و صلح کئے، تاہم آج ستم ظریفی یہ ہے کہ دین اسلام جس کے معنی ہی امن و سلامتی ہے، اس کو آج بعض مغربی انتہاپسند دہشت گردی سے تعبیر کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو انتہاپسند ثابت کرتے ہوئے اسلام کی تصویر کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں، جب کہ اسلام وہ دین امن و سلامتی ہے جس کا نظریۂ جہاد بھی درحقیقت ظالم کے خلاف اور مظلوم کی حمایت و امداد کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے جہاں مکالمات فرمائے، معاہدات امن و صلح عمل میں لائے، وہاں ۲۷ غزوات بھی فرمائے۔ یہ سب سیرت النبی ﷺ کے وہ پہلو ہیں جو نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری دنیا کے لئے رُشد و ہدایت اور فلاح کا باعث ہیں اور ان سے روگردانی تمام عالم کی تباہی و بربادی کا سب سے بڑا سبب ہے، آج پوری امت مسلمہ، اسلام اور سیرت النبی ﷺ سے دُوریوں کے سبب پوری دنیا میں جو ''مغضوب علیہم'' کی عملی تفسیر پیش کر رہی ہے۔ اس سے نجات کا واحد ذریعہ اسلام اور وسیرت النبی ﷺ ہی ہے۔ یاد رکھئے کہ حق کے اٹل فیصلے (سورہ الرعد، آیت ۱۱) میں عالم اسلام کی کامیابی کا راز مضمر ہے، جسے مولانا حالی نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

(روزنامہ ایکسپریس کراچی ۲۸ جون ۲۰۱۱ء)

روزنامہ جنگ کراچی کی خبر: عالمی سطح پر قیام امن کے لئے مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت:

شیخ الجامعہ وفاقی اردو یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر امن کے قیام، انتہاپسندی کے خاتمے اور رواداری کے فروغ کے لئے مذاہب کے درمیان مکالمہ دور حاضر کی اہم ضرورت ہے، یہ بات انہوں نے شعبہ عربی اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے تحت دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہی، انہوں نے کہا کہ پرامن بقائے باہمی انسانیت کی مشترکہ ضرورت ہے، جس کے لئے مفاہمت اور مکالمہ ضروری ہے۔ رجسٹرار وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر قمر الحق نے کہا کہ دنیا میں سائنس کا فروغ اور مثالی تہذیب و تمدن اسلام اور مسلمانوں کا دین ہے۔ کانفرنس سے جامعہ کراچی کے گلستان جوہر کیمپس

کے پرووائس چانسلر ڈاکٹر ناصر الدین نے کہا کہ ہم مکالمہ کی راہ اپنا کر مذاہب میں مفاہمت اور عالمی سطح پر امن قائم کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر باقر خاکوانی نے کہا کہ مکالمے کے لئے اصول اور اسالیب مسلمانوں کو وضع کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب معذرت خواہانہ رویہ ترک کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر محمد اکرام الحق الازہری نے کہا کہ تمام مذاہب میں بہت سی باتوں میں اشتراک موجود ہے، ان کی بنیاد پر مکالمہ اور امن کا قیام ممکن ہے۔ مفتی محی الدین نے کہا کہ مغربی جارحیت اور تنگ نظری مفاہمت اور مکالمہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد نے کہا کہ تہذیبوں کے درمیان تصادم کا نظریہ اسلام کے تصور کے منافی اور انسانیت کے لئے تباہ کن ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت امن کی متلاشی ہے اور اسلام احترام انسانیت کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ علامہ زاہد الراشدی نے کہا کہ اسلام نے انسانی برادری کو امن، رواداری، انسان دوستی اور بنیادی حقوق کا تصور عطا کیا۔ اسلام ہی انسانیت کی فلاح اور نجات کا ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج مغرب نے مذہب اور مذہبی اقدار سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ سوسائٹی سے مذہب کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ مکالمہ کے لئے حقیقی فریقوں کے درمیان ڈائیلاگ ہی نتیجہ خیز ہوگا۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے کہا کہ عالمی مذاہب میں مفاہمت اور تحمل و برداشت کے لئے مشترکہ اقدار اور اسلامی تعلیمات پر عمل ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکالمہ بین المذاہب کے ذریعے ہم دنیا کو درپیش چیلنجز اور مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ہفتہ ۱۸ جون ۲۰۱۱ء)

روزنامہ نوائے وقت کی خبر: مسلمانوں نے دہشتگردی کے خاتمہ کیلئے کبھی مکالمے سے انکار نہیں کیا: سینٹر خالد سومرو

وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے تحت ہائر ایجوکیشن کے تعاون سے ''مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں، امکانات، فوائد اور تجاویز'' کے موضوع پر ہونے والی قومی سیرت کانفرنس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی سینٹر خالد سومرو نے کہا کہ یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ مسلم ممالک کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے، مسلمانان عالم نے امن و آشتی کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کبھی مکالمے سے انکار نہیں کیا۔ بین الاقوامی میڈیا پر یہودیوں کا قبضہ ہے، جسے وہ اپنے نظریات کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسلام میں قتل و غارت گری کی سختی سے ممانعت ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک میں ہونے والے ڈرون حملوں کے علاوہ دہشت گردی کے واقعات امریکہ کی مہربانی ہے۔ تمام مسلم ممالک اور خود ہمیں اپنے ملک میں امن قائم کرنے کے لئے متحد ہونا ہوگا۔ شعبہ عربی کے چیئرمین ڈاکٹر بدر الدین نے کہا کہ امت مسلمہ اس وقت جن پریشانیوں کا شکار ہے اس کا بہترین حل مکالمہ ہے۔ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مختلف ممالک، مذاہب اور فقہوں کے درمیان پروپیگنڈے اور باہمی غلط فہمیوں کو ختم کرنا اشد ضرور ہے۔ ڈاکٹر عزیز الرحمٰن سیفی نے کہا کہ حضور اکرم رحمت اللعالمین تھے اور آپ ﷺ نے تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رحم دلی و رواداری کا حکم دیا، جس کے

باعث تمام مسلم ممالک میں غیر مسلموں کو تمام حقوق دیئے جاتے ہیں، اس کے برخلاف جرمنی وفرانس جیسے ترقی یافتہ ممالک میں خواتین کے حجاب پہننے پر پابندی ہے۔انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر ظلم وستم ہو رہا ہے جسے ختم کرنے کے لئے مسلم ممالک کو مل کر لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ڈاکٹر خادم حسین نے کہا کہ ذہنی وسعت کے بغیر مکالمے بے معنی ثابت ہوتے ہیں، مذہبی تعلیمات کی تبلیغ، امن کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے مکالمے کی راہ اپنانا انبیاء کا طریقہ ہے۔تقریب سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم، ڈاکٹر سجاد علی استوری، ڈاکٹر عبدالحیٔ، ڈاکٹر محمود الحسن عارف و دیگر نے خطاب کیا، اختتام پر ڈاکٹر قمر الحق نے مہمانوں کو یادگاری شیلڈ پیش کیں۔(روزنامہ نوائے وقت ۱۲۔۱۴ جون، ۲۰۱۱ء کراچی)

روزنامہ جرأت کی خبر: مذاہب کے درمیان مکالمہ دور حاضر کی اہم ضرورت ہے: ڈاکٹر قیصر

روزنامہ جرأت کے مطابق وفاقی اردو یونیورسٹی شعبہ عربی اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس مکالمہ بین المذاہب کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الجامعہ وفاقی اردو یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر قیصر نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر امن کے قیام، انتہا پسندی کے خاتمے اور رواداری کے فروغ کے لئے مذاہب کے درمیان مکالمہ دور حاضر کی اہم ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ پر امن بقائے باہمی انسانیت کی مشترکہ ضرورت ہے اس کے لئے مفاہمت اور مکالمہ ضروری ہے، کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رجسٹرار وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر قمر الحق نے کہا کہ دنیا میں سائنس کا فروغ اور مثالی تہذیب وتمدن اسلام اور مسلمانوں کی دین ہے۔کانفرنس سے خطاب میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین پرووائس چانسلر جامعہ کراچی نے کہا کہ ہم مکالمہ کی راہ اپنا کر مذاہب میں مفاہمت اور عالمی سطح پر امن قائم کر سکتے ہیں۔(روزنامہ جرأت ۱۳ جون، ۲۰۱۱ء)

دوروزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۱۲ جون ۲۰۱۱ء
مکالمہ بین المذاہب پر ارباب علم ودانش کے تاثرات

ڈاکٹر خالد محمود سومرو:

ممبر سینٹ آف پاکستان، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث

الحمدللہ یہ ایک اچھی کوشش ہے، مکالمہ بین المذاہب کے حوالے سے، لیکن یہ بات ذہن نشین ہونی چاہئے کہ یہود ونصاریٰ کی جانب سے مسلسل زیادتیاں ہو رہی ہیں، وہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں، ان کے قول وفعل میں تضاد ہے۔ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔اس وقت دنیا بھر میں کافی ممالک ایسے ہیں جو یہود ونصاریٰ کی زیادتیوں کا شکار ہیں۔ مکالمہ بین

المذاہب ہونا چاہئے، لیکن اس قیمت پر نہیں کہ ہماری شناخت ہی مٹ جائے۔ ہم اپنی تہذیب و ثقافت کو چھوڑ دیں، اور ان کے غلام بن کے رہ جائیں۔ شرم وحیا، کی جگہ پر بے حیئی اور بے غیرتی آجائے، وہ لوگ کیا کر رہے ہیں، ہمارے اوپر بم بھی پھینکتے ہیں اور ساتھ ساتھ بسکٹ بھی پھینکتے ہیں، وہ کتوں اور بلیوں کا لحاظ تو کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں کو رحم کے قابل نہیں سمجھتے مکالمہ بین المذاہب کا میں انکاری نہیں ہوں، لیکن اس کے خدوخال کیا ہوں گے؟

ان کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام چونکہ دنیا کا تیزی سے بڑھنے والا دین اور مذہب ہے، اس سے کفار پریشان ہیں، یورپ اور آمریکہ میں گزشتہ چند سالوں سے جتنی بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اس سے یورپ اور امریکہ کے حکمراں خوش نہیں ہیں۔

مکالمہ بین المذاہب کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ناحق کسی کا خون نہ بہے، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کے گستاخانہ خاکے اور کارٹون نہ چھاپے جائیں، ایسا کرنے والوں کو پروٹوکول سے نہ نوازا جائے، بلکہ ان کو عدالت کے کٹھہرے میں لایا جائے .... امن وامان کا قیام ترجیح اول ہونی چاہئے۔

یڈاکٹر محمد ادریس آزاد سومرو

صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ آرٹس اینڈ کامرس کالج لاڑکانہ سندھ

انجمن اساتذۃ علوم اسلامیہ کالجز کراچی اور وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی کے مشترکہ تعاون سے قومی سیرت النبی ﷺ کا انعقاد بہت کامیاب رہا۔ مہمانان گرامی کو بڑی قدردانی کی گئی، پرتکلف خاطر تواضع ہوئی، آنے جانے اور رہنے کا خرچ بھی برداشت کیا گیا، اللہ کرے کہ آئندہ بھی یہ معاونت اور محبت قائم ودائم رہے تاکہ سیرت النبی ﷺ کے پروگراموں کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

پروفیسر ڈاکٹر کرم حسین ودھو:

اسسٹنٹ پروفیسر صدر شعبہ اسلامیات ڈگری کالج لاڑکانہ (سندھ)

موضوع بہت اچھا تھا، لیکن بین المذاہب ہے تو دوسرے مذاہب کے لوگ بھی مدعو ہونے چاہئیں، اس کے علاوہ اتحاد بین المسلمین کو بھی فروغ دیا جائے۔

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی: استاذ بی۔19

فی زمانہ جس موضوع پر کانفرنس منعقد کی گئی ہے یہ بین الاقوامی اہمیت کا حامل موضوع ہے،

خصوصیت کے ساتھ اسکالرز حضرات نے جن خیالات کا اظہار کیا اگر اس کو عملی جامعہ پہنایا جائے تو آج دنیا سے کافی حد تک بدامنی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ثمرہ ضمیر وفاقی: اردو یونیورسٹی، ڈپٹی رجسٹرار

یہ کانفرنس اردو یونیورسٹی میں اس سال ہونے والی تمام کانفرنسوں میں سب سے اہم تھی اس میں شریک ہو کر ایک تحریک پیدا ہوئی کہ آخر کب تک امت مسلمہ ان حالات کا شکار رہے گی، جس نے دنیا میں مسلمانوں کو بے یار و مددگار کر دیا ہے۔ اب اپنے اہل علم صاحبان کو ایک راستہ متعین کرنا ہوگا۔ جس کو سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں عمل کے لئے اختیار کریں، مسلمان اپنے حالات بدل سکیں اور اپنی اصل منزل تک پہنچ سکیں۔ عملی اقدامات کے لئے بھی کوئی لائحہ عمل مقرر کریں۔ کانفرنس کے منتظمین اس اچھی مجلس کے انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ایسی سہ ماہی مجالس ہونی چاہئے اور تمام علمی گفتگو کا کوئی منطقی نتیجہ بھی نکلنا چاہئے۔ ایک پلیٹ فارم مقرر کیا جانا بھی ضروری ہے، تاکہ مسائل کا حل نکل سکے۔

پروفیسر ڈاکٹر سجاد علی استوری: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

یقیناً قابل تحسین ہے کہ اس پر آشوب دور میں اتنے اہم موضوع پر ایک کامیاب اور قومی سطح پر "سیرت النبی ﷺ کانفرنس" کا انعقاد کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، آج کی دنیا کو جن بڑے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے ان میں سب سے اہم بین المذاہب رواداری کا نہ ہونا ہے۔ جب تک دنیا میں اپنا وجود رکھنے والے مذاہب کے درمیان مذہبی رواداری اور ہم آہنگی نہ ہو، اس کا وقت تک دنیا میں عالمی امن قائم کرنا بھی ممکن نہیں، اس طرح کے پروگرام/ ورکشاپ اور کانفرنسز مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد فراہم کرتی ہیں، اور حقیقت کا ادراک کے لئے انسانی ذہن کو بھی تیار کرتی ہیں، لہٰذا پروگرام کے روح رواں قاری بدرالدین اور اساتذہ کے بلاکسی تفریق ترجمان ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ہم سب کے لئے قابل تقلید ہیں، جنہوں نے اتنے اہم موضوع پر کانفرنس کا انعقاد کیا۔

پروفیسر تسنیم کوثر:

اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک ایجوکیشن، گورنمنٹ گرلز کالج بلاک 'کے' نارتھ کراچی

میں قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتی ہوں، خصوصاً پروفیسر

ڈاکٹر محمد قیصر صاحب وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کا جنہوں نے یہ کانفرنس منعقد کروا کے ثواب دارین حاصل کیا۔

ڈاکٹر محمد طیب خان سنگھانوی: کالم نگار ادارتی صفحہ، روزنامہ ایکسپریس کراچی

ماشا اللہ مندرجہ بالا نہایت معیاری موضوع پر علماء وفضلا کی بڑی تعداد میں آمد اور علم وتحقیق سے بھرپور، انتہائی کامیاب قومی سیرت کانفرنس پر آپ اور آپ کی پوری ٹیم بے حد مبارکباد کی مستحق ہے، آپ نے عہد حاضر کے اہم ترین موضوع پر انتہائی مفید کانفرنس کا انعقاد فرما کر نہ صرف ''مکالمہ بین المذاہب'' کے فروغ کو نئی جہت سے متعارف کروایا بلکہ ''اتحاد بین المسلمین'' کے ضمن میں بھی اہم ترین اور کلیدی کردار ادا فرمایا ہے۔ جزاک اللہ!

مفتی اسد بن عبدالمجید:

یہ عنوان بہت اچھا ہے مگر سب سے پہلے شرکاء کو یہ بتلایا اور سمجھایا جائے کہ مکالمہ بین المذاہب کیا ہے اور اس کی شرعی کیا حیثیت ہے؟ اور کیا نبوت کی شاگردی سے سرفراز ستاروں اور ان کے متبعین میں سے کسی نے اس پر اگر عمل کیا تو کیسے اور اگر نہیں تو کیوں؟ پھر اپنی ذات کے لئے اتباع نبی ﷺ پر بات کی جائے ورنہ صرف بات ہوگی حاصل کچھ نہ ہوگا اور ہم بھی ایسے لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ جنہوں نے حقیقت میں اسلام کو مستشرقین و یہود و نصاریٰ سے زیادہ نقصان دیا البتہ اندھی آنکھیں یہ نقصان نہ دیکھ سکیں، بلکہ صرف اس کے اثرات دیکھے۔

محمد علی چوہدری: کرائم رپورٹر بی بی سی

میں محمد علی چوہدری کرائم رپورٹر برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی طرف سے پہلے پروگرام میں شامل ہوا ہوں، اس طرح کی کانفرنس بے حد ضروری ہے، ایسی کانفرنس ہونی چاہئے، تاکہ ہم یہ یاد رکھیں کے ہمارا تعلق دین اسلام سے ہے۔

پروفیسر فرحت عابدی: مدرگار پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ اردو گلشن کیمپس

ایسے مکالمہ ہمیشہ جاری رہنے چاہئیں تاکہ فرقہ وارانہ مخالفت میں کمی آسکے اور معاملات اتفاق رائے سے حل کئے جاسکیں۔

اقبال احمد غوری:

الحمدللہ آج قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا اور اپنے ''منظوم کلام''

سے اظہار خیال بھی کیا، قابل مبارکباد ہیں وہ تمام حضرات جنہوں نے عملی طور پر قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ مگر محدود وقت محدود جگہ محدود و مخصوص سامعین۔ بہتر ہوتا کہ کسی دوسرے آڈیٹوریم میں یہ پروگرام ہوتا، عوام الناس کو عام دعوت دی جاتی، ظہرانہ مخصوص افراد کے لئے رکھتے تو دین کی باتیں دور تک جاتیں۔

پروفیسر غلام قادر سومرو: شعبہ جیالوجی، وفاقی اردو یونیورسٹی گلشن اقبال کراچی

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور ہے، جو کہ پیارے نبی اکرم ﷺ کا سرچشمہ نور ہے، اور دین اسلام آفاقی ہے، پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اخوت اور امت کا پیغام دیا ہے، اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، اسلام انسان کے فکر و عمل کو صحیح خطوط پر استوار کرتا ہے۔

سید جمال ناصر: منتظم وفاقی اردو یونیورسٹی

ایسی کانفرنس منعقد ہوتی رہنی چاہئے، اس سے کافی استفادہ حاصل ہوتا ہے، عام لوگوں کو مذہبی اسکالرز کے بیانات سننا اور سمجھنا چاہئے تا کہ ہم اپنی زندگی کو اپنے مذہب کے مطابق سنوار سکیں اور ہمیں اسلامی معلومات ہونی چاہئیں۔

شاہ کفیل احمد: (چیئرمین) تنظیم تعمیر پاکستان

ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ قبول و مقبول فرمائے۔ بے حد مبارک کے ساتھ آئندہ بھی شرکت کا خواہش مند۔

محمد اسماعیل حنفی: ڈی۔ڈی۔او، دہلی گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول

بہترین کاوش، حسن انتظام ہے، سامعین کی تعداد کم محسوس ہو رہی ہے، مقالہ نگاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ایسے موقعوں پر مقالہ نگار کم ہوں یا مختصر ٹائم کی پابندی ہو، کالجز کے علاوہ اسکولز اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا اشتراک ہو، اگر مالی مدد درکار ہو، تا کہ ایسے پروگرامز کی ضرورت وہ بھی محسوس کریں، دیگر تنظیمات بھی مدعو کی جائیں، یہ مقالات شائع ہو جائیں تو ضرور ایک ایس۔ایم۔ایس کر دیجئے گا، ایسے پروگرامز کراچی کے علاوہ سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی منعقد کئے جائیں۔ ہر دو گھنٹے کے بعد وقفہ ضروری ہے، کراچی کے موسم کا تقاضہ ہے۔

انیلہ کنول: رجسٹرار آفس، وفاقی اردو یونیورسٹی

میرا یہ پہلا تجربہ ہے، اور مجھے اس میں شرکت کر کے بہت تسکین حاصل ہوئی ہے، آپ نے

اپنے عنوان پر تاثرات دینے کے لئے فرمایا ہے، یہ عنوان اپنے آپ میں ایک جامع عنوان ہے، تقریباً ماشاء اللہ تمام شرکا نے عام نکات کو اپنے مقالے میں شامل کیا اور ہم لوگ ان باتوں سے آشنا ہوئے، جن سے ابھی تک لاعلم تھے اور بہت سی باتوں سے فیض یاب ہوئے، کہ فی زمانہ مذہب کے نام پر کیا ہو رہا ہے اور ہمارے دین کو کس قدر غلط طریقے سے بیان کیا جارہا ہے، میری خواہش ہے کہ میں آئندہ بھی ایسی کانفرنس میں شرکت کرسکوں۔

محمد عنایت: لیکچرار، سینٹ پیٹرکس کالج صدر کراچی

بہترین کاوش ہے، سیرۃ النبی ﷺ کو اپنا کر ہی دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ الہامی مذاہب کو اگر اصلی حالت میں مطالعہ کیا جائے اور تحقیق کی جائے تو دنیا میں پرامن ماحول قائم ہوسکتا ہے۔

مہک نایاب محمد رفیق احمد: شعبہ عربی

سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے انعقاد کی آج کے دور میں اشد ضرورت تھی، ہم جس طرح اپنے علوم الشریعۃ کو نہیں جانتے اسی طرح آج کے دور کے لوگ (ہم سب) سیرت النبی ﷺ سے بھی ناواقف ہیں۔ اس کانفرنس کا انعقاد بہت ضروری تھا۔ یہ بہت اہم ہے، ہمیں اس سے بہت سیکھنے کو ملا، آج کا عنوان جس پر سارے اساتذہ دانش وروں نے مقالات پیش کئے بہت اچھے تھے۔ بین المذاہب کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل ہوئیں۔ اس طرح کی کانفرنس مزید ہونا چاہئے اور یہ کانفرنس بین الاقوامی سطح پر ہونا چاہئے۔

جمیل علی: جامعہ کراچی سوشل ورک

آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اسلام ہمیشہ حقیقت پر بات کرتا ہے، اس وقت دنیا کی حقیقت کیا ہے؟ اسلام موجودہ حالات میں ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ ہمیں صرف کام کرنا چاہئے باقی محض مکالمے کرتے رہیں۔

نعیم اللہ قریشی: شعبہ حیوانیات وفاقی اردو یونیورسٹی

موجودہ عالمی حالت کو مدنظر رکھا جائے جو بھی کانفرنس ہو اس کے آخر میں سفارشات مرتب کر کے حکومت وقت کو بھجوانا چاہئے، جس میں حکومت کو عملی اقدامات کرنے کو کہا جائے۔

ابرار حسین: اسٹاف رپورٹر روزنامہ ''شرافت'' کراچی

قومی سیرت النبی ﷺ کا انعقاد قابل ستائش قابل تحسین اور مبارکباد ہے، آج کے دور میں

نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرامؓ کی زندگی و کردار اخلاق و گفتار اوران کی اسلام سے بے لوث محبت کو اجاگر کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

راؤ فرقان احمد: رپورٹر ریڈیو پاکستان ایف۔ایم ۹۳، کراچی

میں راؤ فرقان احمد رپورٹر ریڈیو پاکستان میں دوسری کانفرنس میں شرکت کر رہا ہوں، سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے ہم مسلمانوں کو جو معلومات ملتی ہیں وہ انتہائی مفید ہیں، کیونکہ ہم لوگ دنیا کے کاموں میں اتنا مصروف ہو گئے ہیں کہ بھول جاتے ہیں کہ ہم مسلمان بھی ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم بالکل بھول جائیں (اللہ نہ کرے) ہم بھول جاتے ہیں کہ ہم نے روزمرہ زندگی میں حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنا ہے، اس طرح کی کانفرنس سے ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے، اور طلبہ جو آگے کی زندگی میں بچوں کو تعلیم دیں گے وہ سیرت النبی ﷺ کے مطابق تعلیم دیں گے۔

محمد سرفراز عالم: ایم۔ایس۔سی، اپلائیڈ فزکس

کانفرنس کا انعقاد بہت اعلیٰ بہتر قدم ہے۔ مگر (پہلے روز) اس کی اطلاع اور دعوت نہ ہونے کی وجہ سے شرکت سے محروم رہے۔

مولانا محمد دین چلاسی:

سابق ناظم تعلیمات و نظم مالیات و مدرس مدرسہ تحفظ القرآن و جامع مسجد زکریا گلستان جوہر کراچی

کانفرنس کا انعقاد انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور آج کے دور میں بین المذاہب ہم آہنگی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، یہ ایک روشن حقیقت ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس پر عمل کر کے معاشرہ میں محبت اور اخوت کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دین، مقامی ایشوز پر ہی نہیں بلکہ آفاقی ایشوز پر بھی رہنمائی کرتا ہے۔

عبدالماجد آفریدی:

کانفرنس میں جہاں مقالہ نگار حضرات کے انتخاب میں حسن انتظام نظر آیا وہاں سامعین خواتین و حضرات کی بھرپور شرکت اور منتظمین کی بھرپور خدمات بھی اس کانفرنس کے حسن انتظام کا بھی آئینہ تھی، لیکن آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تاریخی حقائق کو ان کی اصل شکل میں دنیا کے سامنے لایا جائے آج کے عالمی حالات و وسائل کے تناظر میں جناب نبی کریم ﷺ کی سنت و تعلیمات کو آج کے اسلوب و نفسیات کے تناظر میں پیش کیا جائے، یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے اور آج کی دنیا کی

ضرورت بھی ہے اور پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے ضروری ہے، اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیرت النبی ﷺ کو عملی طور پر اختیار کریں اور حکومت پاکستان شریعت کو پاکستان میں نافذ کرے۔ پاکستان کے دیگر مذہبی اداروں اور تنظیمات کو اس طرح کی کانفرنسیں وقتاً فوقتاً اور جا بجا منعقد کرنی چاہئے۔

حافظ محمد عمر بن اللہ بخش:

متعلم تخصص فی الفقہ الاسلامی جامعہ احتشامیہ جیکب لائن صدر کراچی

مقررین حضرات نے نہایت ہی پر کشش اور دلفریب انداز میں اپنے اپنے مقالے پیش کئے، جو کہ قابل تعریف و لائق تحسین ہیں، آئندہ بھی اس طرح کی کانفرنسز کا انعقاد کرنا چاہئے اور مکالمہ کے لئے غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا جائے، تاکہ ان سے آمنے سامنے مکالمے کئے جائیں، اور ان پر اسلام کی حقانیت کو اچھی طرح اجاگر کیا جاسکے۔ یوں تو نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اسوۂ حسنہ کا بہترین نمونہ ہے۔ انسان جتنی بھی کوشش کرے وہ آپ ﷺ کی تعریف کما حقہ ادا نہیں کرسکتے۔ تاہم اس طرح کی محافل کے انعقاد سے مسلمانوں کے سامنے نبی کریم ﷺ کی زندگی کو اچھے اور منظم انداز میں پیش کی جاسکتی ہے، دعا ہے تمام مسلمانوں کو اللہ رب العزت دین اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ارسلان قیوم: عائشہ باوانی کالج، کمپیوٹر ایف ایم ۳۹

سب سے پہلے آپ تمام دوستوں اور ساتھیوں کو اس قومیت سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے انعقاد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا ضروری تھا۔ آپ تمام دوستوں کی کوشش یقیناً رنگ لائی اور خاص بات یہ ہے خوبصورت محافل سجانے کا اجر اور لوگوں کی تربیت اور انہیں اس خوبصورت موضوعات کے حوالے سے عوام میں شعور اُجاگر کرنے کی داد دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں، اس کانفرنس میں شامل ہونے کے بعد میرے ذہن میں بہترین تاثر اُبھرا ہے کہ اور اتنے ڈھیر سارے اساتذہ کرام کی تقاریر اور خطبات سن کر اور خاص طور پر قومی سیرت ﷺ کانفرنس عنوان: مکالمہ بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں امکانات، فوائد اور تجاویز سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں سن کر میں سمجھتا ہوں مجھ سمیت ہر شخص کو اس طرح کی کانفرنسوں میں شامل ہو کر اپنی زندگی میں آنے والی تمام مشکلات کو دور رنا چاہئے۔

شیمور: سوشل ورکر

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی کی دوروزہ کانفرنس بعنوان مکالمہ بین المذاہب منعقد کررہا ہے۔ اس قسم کے پروگرام کرتے رہنا چاہئے، تاکہ تمام مسلمانوں کا ایمان پختہ رہے، اور خصوصاً آج کل کے دور میں اس قسم کے پروگرام کا انعقاد کرنا بے حد ضروری ہے۔

پروفیسر خلیل احمد: لیکچرار شعبہ اسلامیات پی سی ایچ فاؤنڈیشن کالج

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام دوروزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس ''مکالمہ بین المذاہب کی بنیادیں'' کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ جس میں ملک بھر کے جید علمائے کرام مشائخ اور دانشور شرکت کررہے ہیں، مجھے بھی اس کانفرنس میں پہلی مرتبہ شرکت کرنے کا موقعہ ملا اور یہ کانفرنس میری توقع سے بہت ہی زیادہ اچھی رہی اور اس طرح کے پروگرام کو عالمی سطح پر کیا جائے، اللہ تعالیٰ ان تمام کو جو اس پروگرام کے انعقاد میں شریک ہیں، جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد رمضان: جامعہ اسلامیہ کلفٹن سپر مارکیٹ کراچی

سیرت النبی ﷺ کانفرنس بہت ہی مفید ہے، اس سے ایمان کا جذبہ بڑھتا ہے اور معاشرے میں اسلام کی اہمیت بڑھتی ہے اور یہ اسلام کے پہچانے کا بہترین طریقہ ہے، اور وفاقی اردو یونیورسٹی نے بہت ہی عمدہ قدم اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ آمین۔

ثاقب اللہ: وفاقی اردو یونیورسٹی، سماجی بہبود

مجھے بہت اچھا لگا یہ تعلیم گاہ اور یونیورسٹی اور کالجوں کی طرف سے ایسے مکالمہ کا پروگرام ہونا چاہئے، تاکہ اس سے ہمارے آنے والی نسل کو فائدہ پہنچے۔

زاہد عبدالستار محمد: عربی، جامعہ الرشید

شعبہ عربی کی انتظامیہ کو خوش اسلوبی اور خوبصورت پروگرام پیش کرنے پر شکریہ اور مبارکباد پیش کی ۔ تی ہے، البتہ عنوان پیچیدہ ہے، کیونکہ یہودیت وعیسائیت ایک دین ہے، مذہب نہیں، مزید غور کیا ب سکتا ہے۔

ذیشان قیوم: عائشہ باوانی گورنمنٹ کالج اسٹوڈنٹ

سیرت النبی کانفرنس پر ہائر ایجوکیشن شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی، انجمن و اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس طرح کے پروگرامز میں مختلف زبانوں کے لیکچرار کو بلانا چاہئے، جو مختلف زبانوں میں اپنی بات لوگوں تک پہنچا سکیں، اردو، عربی، فارسی، انگریزی، وغیرہ۔

خالد احمد :شعبہ عربی

مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر قاری بدرالدین اور ان کی ٹیم نے قومی سیرت النبی کانفرنس شاندار نظم وضبط کے ساتھ انعقاد کیا، اس طرح کی کانفرنس سے ہماری تعلیمی و تحقیقی مدد ہوتی ہے، اور خاص طور پر اہل علم و دانش کو انتہائی اہم مفید ثابت ہوتا ہے میں تہہ دل سے شعبہ عربی کی انتظامیہ کا شکر گزار ہوں۔

یکشیر :شعبہ آئی آر آئی، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس اور ٹیکنالوجی دو روزہ کانفرنس مکالمہ بین المذاہب منعقد کر رہا ہے، اس قسم کے پروگرام کرنے چاہئیں تا کہ تمام مسلمانوں کا ایمان پختہ رہے اور خصوصاً آج کل دور ہیں۔

عبدالسمیع :معلم مدرسہ

ماشاء اللہ مقالات اور اہل علم احباب کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ اس دور جدید کے صیہونی ہتھکنڈوں پر مسلمانوں نے سوچنا شروع کر دیا ہے، اب امید ہے کہ اس جدوجہد کے مسلسل جاری رہنے سے وہ بنیادی نقطہ بھی طے ہو جائے گا، جس پر ہم اہل کفر کا اس میدان میں بھی مقابلہ کر سکیں گے۔

حافظ عبدالرؤف:

مورخہ ۱۲، جون الحرمین ہوٹل میں اس کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا، ملک عزیز کے اطراف واکناف سے تشریف لائے ہوئے مختلف دانشور حضرات سے استفادہ کا موقع ملا، دل خوشی سے معمور ہو گیا، نجی اور ذاتی سطح پر یہ کاوش واقعی ایک انفرادی حیثیت اختیار کر گیا ہے، حکومتی اور عوامی سطح پر اس کے شعور کو بیدار کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

شعیب عثمان:

جناب عالی میری گزارش ہے کہ اس طرح کی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا زیادہ سے زیادہ انعقاد کرنا چاہئے تا کہ ہماری نوجوان نسل کو دین کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوسکیں، کیونکہ آج کل کے دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ مذہب کے بارے میں پڑھے اور سمجھے اس لئے بہت ضروری ہوجاتا ہے کہ اس طرح کی کانفرنس کا زیادہ سے زیادہ انعقاد کیا جائے۔

قاری عبدالروٗف: معلم مدرسہ تعلیم القرآن عثمانیہ

ماشاء اللہ بہت خوبصورت کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ یہ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب وکامران ہے، صرف ایک چیز کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر......صاحب نے قرآن کریم کی جن ایات تلاوت کی ان کی ادائیگی میں زبر زیر پیش کی شدید غلطیاں کی اور ایک اور بات بڑی افسوس ناک ہے کہ پروفیسر صاحب ننگے سر بغیر ٹوپی کے حاضر ہوئے، آئندہ کانفرنسوں میں ان باتوں کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

نور قدیم: معلم مدارس تفہیم القرآن سائٹ ٹاؤن کراچی

الحمدللہ بہت اچھی محفل کا اہتمام ہوا اللہ تعالیٰ اپ کی اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائیں، آمین ثمہ آمین

کامران خان: پی۔ایس۔ایف، وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس

مجھے بہت خوشی ہورہی ہے، آج کے یہ سیمینار کو میں شریک ہوکر اور آئندہ بھی اس سیمینار کو کیا جائے شعبہ عربی کا بہت مشکور رہوں۔

خالد اقبال : وفاقی اردو یونیورسٹی (عبدالحق کیمپس)

مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی دو روزہ کانفرنس مکالمہ بین المذاہب منعقد کر رہا ہے، اس قسم کے پروگرام کرنے سے مسلمانوں کا ضمیر جاگ جائے گا، ورنہ تو آج کل مسلمان دنیا کی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے، وہ یہ بھول گیا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان ہونے کے ناطے اس پر کچھ کام فرض کئے گئے، اس قسم کے پروگرام کرتے رہنا چاہئے۔

محمود خلیل :

قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد بہت ہی عمدہ رہا، انشاء اللہ العزیز اس کے بے شمار فوائد سامنے آئیں گے اور میری خواہش یہ ہے کہ اس طرح کے کانفرنسوں کا انعقاد بین الاقوامی سطح پر ہونا چاہیے، بہت ہی فائدہ ہوگا، انشاء اللہ

مولانا بشیر حسین انقلابی : عرفان گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول سولجر بازار کراچی

تمام مسلک کے مسلمانوں کو دعوت دی جائے، مسلمان جل کر ایک دوسرے نبی ﷺ پر عمل کریں، تمام مذہب کے لوگوں کو ملا کر تحریک بنائی جاتی تا کہ سب مسلمان مل کر دشمن کے سامنے ایک ہو جائیں۔

تحسین اللہ : وفاقی اردو یونیورسٹی

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس وٹیکنالوجی دو روزہ کانفرنس ''بعنوان مکالمہ بین المذاہبی بنیادیں'' منعقد کر رہا ہے، جس میں ملک کے نامور حضرات شرکت فرما رہے ہیں، اس کانفرنس کا مقصد ہے کہ ہمیں اس دنیا میں رسول کریم ﷺ کے کئے ہوئے طور طریقے کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے، ہمیں اس قسم کی تقریبات کا اہتمام کرنا بہت ضروری ہے تا کہ ہماری نئے آنے والی نسلوں کو بھی پتہ چلے کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کے احکامات کی پیروی کرنا ہے، رسول ﷺ کی زندگی پوری دنیا کے لئے ایک مثال ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کی تقریبات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

علامہ ابو عمار زاہد الراشدی:

ڈائریکٹر شریعۃ اکادمی ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ

مجھے کانفرنس کی ایک نشست میں شرکت کا موقع ملا، میرے نزدیک اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اہل فکر و دانش کو ایک دوسرے سے استفادہ اور تعارف کا موقع ملا ہے، جو فکری ارتقاء اور علمی ترقی کے لئے از حد ضروری ہے، اس سے ''مکالمہ بین المذاہب'' کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔

پروفیسر مولانا محمد مصطفیٰ سکھروی:
لیکچرار کیڈٹ کالج گھوٹکی سندھ

بہت اچھی رہی اور بڑے علمی مقالے پیش کیے گئے اور بہت بڑا علمی سرمایا جو مختلف کتب میں تھا جن کی طرف عموماً رجوع نہیں کیا جاتا تھا وہ ایک مجلس اور چند نشستوں میں لوگوں کو حاصل ہوگیا۔

ڈاکٹر سید شاہین شعیب اختر:
صدر شعبہ مطالعہ پاکستان، قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج کراچی

الحمدللہ علوم اسلامیہ کے چیف ایڈیٹر اور شعبہ عربی کے وفاقی اردو یونیورسٹی کے زیر توسط دو روزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ایک یادگار کانفرنس کے طور پر رکھی جائے گی اس پروگرام و کانفرنس کی تحسین کے لئے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں، ساتھ ہی ایچ۔ای۔سی اس ضمن میں مناسب رقوم مہیا کرے اور مقالہ نگار کو کچھ معاوضہ بھی دیں تاکہ علم دوستی کے فروغ میں صاحب علم حضرات دل جمعی سے اور پرخلوص نیت سے کام کرنے پر آمادہ ہوں۔

پروفیسر محمد حنیف: لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ آدمجی گورنمنٹ سائنس کالج کراچی

واقعی علم و تحقیق کی روشنی میں انتہائی بہترین کانفرنس رہی عام طور پر جو سنتے رہتے ہیں، اس کے مقابلے میں انتہائی گہرائی سے تحقیق ہوئی ہے۔ واقعتاً اس طرح کی تدریب و مشق ہونی چاہیے، جس سے حق اور سچ نکھر کر سامنے آجائے۔

حقیقتاً بین الاقوامی طور پر جس طرح پیارے نبی ﷺ کی زندگی پر مکمل تفصیلات ہونی چاہیے، وہ موجود ہے اور اس پر محبت کرنے والے قابل تحسین ہیں۔

بیشک اس طرح عالمی امن کے لئے کانفرنس ہونی چاہیے تاکہ حقیقی الہامی اور آسمانی علوم اپنی مکمل روحانیت کے ساتھ سامنے آئے اور صرف مادیت پر انحصار نہ ہو۔

لائق آفرین اور قابل تحسین ہیں وہ لوگ جو اس طرح کی کاوشوں کے ذریعے دنیائے عالم کے سامنے آخری نبی ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو حقیقی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نئی کانفرنس کے انعقاد کے لئے عناوین

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ نے ۱۲ جون ۲۰۱۱ء کی قومی کانفرنس ''مکالمہ بین المذاہب'' کے کامیاب انعقاد کے بعد بابِ علم ودانش کے سامنے نئی کانفرنس کے انعقاد کے لئے اپنی جانب سے ایک عنوان:

''مسلمانوں کے قومی و عالمی مسائل ومشکلات اور ان کا حل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' پیش کیا تھا اور مزید عناوین پیش کرنے کی درخواست کی تھی، جس کے جواب میں درج ذیل آراء موصول ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر خالد محمود سومرو:

ممبر سینٹ آف پاکستان، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث

یہ عنوان انتہائی مناسب ہے، اس پر بات ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر کرم حسین ودھو:

اسسٹنٹ پروفیسر صدر شعبہ اسلامیات ڈگری کالج لاڑکانہ (سندھ)

بہت اچھا موضوع ہے۔

ڈاکٹر سجاد علی استوری: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

''امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور اس کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں'' یا

"Role of Islamic Seminirus and Universities in the Promotion of Peace the world"

تسنیم کوثر: اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک ایجوکیشن، گورنمنٹ گرلز کالج بلاک 'کے' نارتھ کراچی

آپ ضرور منعقد کروائیں، گرمیوں کی چھٹیوں ہی میں منعقد کروائیں تاکہ اس میں زیادہ سے زیادہ حاضری ہو کو یقینی بنایا جاسکے۔

ڈاکٹر محمد طیب خان سنگھانوی:

کالم نگار ادارتی صفحہ، روزنامہ ایکسپریس کراچی

سبحان اللہ نئے اہم ترین موضوع پر بھی میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، مندرجہ بالا

موضوع عہد حاضر کی بنیادی ضرورت ہے، انتہائی اہمیت کا حامل اور قومی و عالمی سطح پر بھرپور علمی و تحقیقی سیرت کانفرنس کا متقاضی ہے، امت کو درپیش چیلنجز کا حل اسی میں مضمر ہے۔

انیلہ کنول:

رجسٹرار آفس، وفاقی اردو یونیورسٹی

عنوان تو ماشاء اللہ بہت اچھا ہے، کیونکہ آج کل ہم مشکلات کا شکار ہیں، ان کے لئے حل نظر میں آنا سیرت طیبہ ﷺ کے ذریعے ہی ہم کو نجات مل سکتی ہے۔

مہک نایاب محمد رفیق احمد: شعبہ عربی

یہ موضوع بہت جامع ہے، اور دُور حاضر کی ضرورت بھی ہے، میری تجویز یہ ہے کہ طالبعلموں کو بھی اس میں شرکت کا موقع دیں۔

نعیم اللہ قریشی: شعبہ حیوانیات وفاقی اردو یونیورسٹی

یہ ایک اہم موضوع ہے۔ جو حل تجویز کیا جائے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

راؤ فرقان احمد: رپورٹر ریڈیو پاکستان ایف۔ ایم ۹۳، کراچی

آج کل مسلمان جن مشکلات میں مبتلا ہیں وہ تمام مسائل صرف اور صرف دین پر اور سیرت النبی ﷺ پر چل کر ہی حل ہو سکتے ہیں۔

محمد سرفراز عالم: ایم۔ ایس۔ سی، اپلائیڈ فزکس

موضوع بہت اچھا ہے اور ضرور ہونی چاہئے، مگر پہلے سے شرکت کی دعوت ہونی چاہئے۔

مولانا محمد دین چلاسی:

سابق ناظم تعلیمات ونظم مالیات و مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن و جامع مسجد زکریا گلستان جوہر کراچی

یقیناً آپ اس بات کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔

عبدالماجد آفریدی:

اس کانفرنس کو منعقد ہونا چاہئے اور اس میں مقالہ نگار حضرات کو سیرت النبی کی مدنی زندگی کو خاص طور پر بیان کرنا چاہئے۔ جس میں خود نبی کریم ﷺ نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جہاد

کا جھنڈا بلند کیا۔

حافظ محمد عمر بن اللہ بخش:

متعلم تخصص فی الفقه الاسلامی جامعه احتشامیه جیکب لائن صدر کراچی

جی ہاں اس طرح کے مزید پروگرام میں منعقد کرائے جائیں، اور حتی الامکان کوشش کی جائے کہ بہت سارے کالجز اور یونیورسٹیز کے ماتحت ہر ماہ اس طرح کانفرنسز منعقد کی جائیں، ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا جائے۔

ارسلان قیوم:

عائشہ بوانی کالج، کمپیوٹر ایف ایم ۳۹

سب سے پہلے تو میں آپ کو آج کی بہت ہی خوبصورت محفل نشست سجانے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس کے بعد آپ کی اگلی ہونے والی ''مسلمانوں کے قومی و عالمی مسائل ومشکلات اور ان کا حل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' یہ کانفرنس بھی آپ کا بہت اچھا اقدام ہے، اس سے ہمارے کافی مسائل دور ہوں گے۔

شیمور: سوشل ورکر

یہ بے حد خوشی کی بات ہے کیونکہ آج کل مسلمان بہت سارے مسئلے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں، اور آپ نے بہترین عنوان تجویز کیا ہے۔ (سبحان اللہ)

پروفیسر خلیل احمد:

لیکچرر شعبہ اسلامیات پی سی ایچ فاؤنڈیشن کالج

یہ کانفرنس ہونی چاہئے، اور ہم ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ اس کانفرنس کے منعقد کرنے میں پوری کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

محمد رمضان: جامعہ اسلامیہ کلفٹن سپر مارکیٹ کراچی

اسی طرح آگے بھی پروگرام منعقد کرنا چاہئے۔

ثاقب اللہ: اردو یونیورسٹی، سماجی بہبود

ہم تو چاہتے ہیں کہ ایسی کانفرنس اور مکالمہ ہونا چاہئے، تاکہ اس سے مسلمانوں کا ضمیر جاگ اٹھے۔

ذیشان قیوم: عائشہ باوانی گورنمنٹ کالج اسٹوڈنٹ

اچھا اقدام ہے اور یہ کانفرنس ضرور منعقد کی جانی چاہئیں اور اس کانفرنس میں گورنمنٹ کی کسی شخصیت کو بھی دعوت دینی چاہئے تا کہ وہ ہمارے نظریات سے واقف ہوسکیں۔

یکشیر : شعبہ آئی آر آئی، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

یہ بے حد خوشی کی بات ہے کیونکہ آج کل مسلمان بہت سارے مسلے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔

حافظ عبدالرؤف:

درج بالا عنوان پر کانفرنس کا انعقاد واقعی وقت کا اہم تقاضہ ہے، میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا، کہ اسے بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا جائے اور دیگر ممالک کے اسکالرز یا سفیروں کو بھی طلب کیا جائے۔

شعیب عثمان:

مسلمانوں کے قومی و عالمی مسائل و مشکلات اور ان کا حل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، انعقاد کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔

قاری عبدالرؤف: معلم مدرسہ تعلیم القرآن عثمانیہ

جی ہاں آئندہ کانفرنس تین روزہ ہونا چاہئے، اور اس میں دیگر اسلامی ملکوں سے بھی مقررین کو دعوت دینی چاہئے۔

نور قدیم: معلم مدرسہ تفہیم القرآن سائٹ ٹاؤن کراچی

جی ہاں بالکل درست ہے، پابندی کے ساتھ ہونی چاہئے۔

کامران خان: پی۔ ایس۔ ایف، وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس

اور یہ آئندہ بھی منعقد کیا جائے یہ مسلمانوں کو پختہ کرنا ایک ذریعہ ہے۔

خالد اقبال : وفاقی اردو یونیورسٹی (عبدالحق کیمپس)

آج کل مسلمان دنیاوی مشکلات اور مسائل میں الجھے ہوئے، انہیں بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ عنوان بہترین عنوان ہوگا تا کہ اسلامی اصولوں کے مطابق مسلمانوں کے مسائل

حل ہوسکیں۔

محمود خلیل :

یہ بہت ہی اچھا ہے اس طرح کی کانفرنس ہونی چاہئے، جس میں مسلمانوں کے قومی عالمی مسائل ومشکلات اوران کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حل ہوسکیں۔

مولانا بشیر حسین انقلابی : عرفان گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول سولجر بازار کراچی

میری گزارش ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سے بلایا جائے۔

مشاہداللہ : وفاقی اردو یونیورسٹی (عبدالحق کیمپس) شعبہ معاشیات

جی ہاں: آج کل مسلمان دنیاوی مشکلات میں الجھے ہوئے ہیں۔

تحسین اللہ : وفاقی اردو یونیورسٹی

اس وقت دنیا کے تمام مسلمان عالمی مسائل ومشکلات کا شکار ہیں، اس کے لئے ہمیں ایسی تقریبات کرنی چاہئیں تا کہ ان تقریبات کے ذریعے مسائل کا حل نکل سکے گا۔

خالد : شعبہ سوشل ورک

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی، کیونکہ آج کل مسلمان مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر خالد محمود سومرو: ممبر سینٹ آف پاکستان، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث

اس عنوان پر بھی کانفرنس ہوسکتی ہے، بدامنی کا ذمہ دار کون؟ امن وامان کا قیام کس طرح ممکن ہے؟

پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس 'آزاد' سومرو

صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ آرٹس اینڈ کامرس کالج لاڑکانہ سندھ

منتخب موضوع مناسب ہے اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔

ڈاکٹر کرم حسین ودھو: اسسٹنٹ پروفیسر صدر شعبہ اسلامیات ڈگری کالج لاڑکانہ (سندھ)

مسلمانوں کی کامیابی کے راز سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مضمر ہیں۔

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی: استاد بی۔۱۹

یہ عنوان بھی ہوسکتی ہے، دستیاب وسائل کی روشنی میں مسائل کا حل ہے۔

ثمرہ خمیر: اردو یونیورسٹی، ڈپٹی رجسٹرار

یہ عنوان ہوسکتا، دور رسالت اور حالت جنگ، مشکل ادوار میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تدابیر، صبر اور مصلحت کی مثالیں۔

ڈاکٹر محمد طیب خان سنگھانوی: کالم نگار ادارتی صفحہ، روزنامہ ایکسپریس کراچی

نیا عنوان: عالمی امن کا قیام، اسلام کے نظریہ امن وسلامتی کے تناظر میں سیرت طیبہ ﷺ سے حاصل کردہ رہنمائی کی روشنی میں۔

غلام قادر سومرو: جیالوجی، وفاقی اردو یونیورسٹی گلشن اقبال کراچی

نیا عنوان: انسانی نظریاتی فطرت

سید جمال ناصر: منتظم وفاقی اردو یونیورسٹی

نیا عنوان: قرآن مجید اور دینی معاملات

مہک نایاب محمد رفیق احمد: شعبہ عربی

نیا عنوان: بطور انسان ہونے کے ہمارے کیا فرائض ہیں، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں۔

نعیم اللہ قریشی: شعبہ حیوانیات وفاقی اردو یونیورسٹی

نیا عنوان: دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اسلام کا کردار

محمد سرفراز عالم: ایم۔ایس۔سی، اپلائڈ فزکس

نیا عنوان: سود سے بچاؤ اور موجودہ دور میں زندگی گزارنے کے طریقے۔

مولانا محمد دین چلاسی:

سابق ناظم تعلیمات ونظم مالیات وقدرس مدرسہ تحفظ القرآن وجامعہ مسجد زکریا گلستان جوہر کراچی

نیا عنوان: مسلمانوں کے قومی وعالمی سطح پر انتشار کا سبب اور اس کا سدباب سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

حافظ محمد عمر بن اللہ بخش:

متعلم تخصص فی الفقہ الاسلامی جامعہ احتشامیہ جیکب لائن صدر کراچی

نیا عنوان: (۱) اسلام اور اہل اسلام کی ذمہ داریاں۔ (۲) دین اسلام کی اشاعت وفروغ میں میڈیا کا کردار کیسا ہونا چاہئے؟

ارسلان قیوم: عائشہ بوانی کالج، کمپیوٹر ایف ایم ۳۹

نیا عنوان: ''ہماری تعلیم و تربیت اور زندگی گزارنے کا رہن سہن سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں''

عبدالسمیع :معلم مدرسہ

نیا عنوان: اقوام متحدہ کے چارٹر میں انسانی حقوق اسلام کی روشنی میں۔

حافظ عبدالروٴف:

نیا عنوان: ''نبی رحمت ﷺ اور آپ کا فلسفہ اعتدال''

شعیب عثمان:

نیا عنوان: سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے غیر مذاہب سے تعلقات

علامہ ابوعمار زاہد الراشدی:

ڈائریکٹر شریعہ اکادمی ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ

اگر اہم مسائل کی نشاندہی کر کے ان پر الگ الگ گفتگو کا موقع فراہم کیا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا۔ نیا عنوان سیرت النبی ﷺ اور جدید فکری و علمی چیلنجز یا ''سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر'' یا ''سیرت النبی ﷺ اور گلوبل انسانی سوسائٹی'' ہوسکتا ہے۔

پروفیسر مولانا محمد مصطفیٰ سکھروی:

لیکچرار کیڈٹ کالج گھوٹکی سندھ

بہت بہتر ہے آئندہ سیرت طیبہ پر دوسرے موضوعات بھی زیر بحث لائے جائیں، مثلاً ''سیرت طیبہ ﷺ اور قوانین عالم''

ڈاکٹر سید شاہین شعیب اختر:

صدر شعبہ مطالعہ پاکستان، قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج کراچی

عنوان: ''پاکستانی قوم کی تعمیر کے بنیادی تقاضے و تصورات، قرآن و سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں''

دوروزہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۱۲۔۱۳ جون ۲۰۱۱ء کے

ایوارڈ یافتگان

زیر اہتمام شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی باشتراک انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے موقع پر درج ذیل شخصیات کو سیرت النبی ﷺ، حسن کارکردگی، یادگاری ایوارڈ دیئے گئے اور سرٹیفکیٹ پیش کئے گئے اسی طرح انتظامی خدمات انجام دینے والے تمیں طلباء و طالبات کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے، مقالہ نگاروں اور مہمانوں کو ۵۰ عدد خصوصی بیگ اور مجلہ علوم اسلامیہ کی کاپیاں و سوینئر بھی پیش کیا گیا۔

☆ سیرت نگاری ایوارڈ یافتگان

۱۔ پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر شاہ معین الدین ہاشمی
۴۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرام الحق الازہری
۵۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی
۶۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
۷۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر چاچڑ
۸۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی
۹۔ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم
۱۰۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
۱۱۔ ڈاکٹر سعید احمد صدیقی
۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر کرم حسین ودھو
۱۳۔ پروفیسر ڈاکٹر ثنا اللہ بھٹو
۱۴۔ پروفیسر صدف پروین
۱۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹہ
۱۶۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد
۱۷۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد علی سراج (کویت)
۱۸۔ پروفیسر مفتی عبدالغنی (شعبہ عربی)
۱۹۔ پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی
۲۰۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد
۲۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء اللہ شیرازی الازہری
۲۲۔ مولانا سید نسیم علی شاہ
۲۳۔ پروفیسر زرینہ قاضی
۲۴۔ پروفیسر نذیر احمد چاچڑ
۲۵۔ پروفیسر محمد عرفان (شعبہ عربی)
۲۶۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن عارف
۲۷۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
۲۸۔ پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی

۲۹۔ پروفیسر ڈاکٹر خادم حسین
۳۰۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم
۳۱۔ پروفیسر مراد علی راھمون
۳۲۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد علی استوری
۳۳۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالحی مدنی
۳۴۔ پروفیسر ڈاکٹر عزیز الرحمٰن سیفی
۳۵۔ پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین
۳۶۔ پروفیسر ڈاکٹر سید شعیب شاہین اختر
۳۷۔ پروفیسر خلیل اللہ
۳۸۔ پروفیسر محمد یٰسین
۳۹۔ مولانا ابوعمار زاہد الراشدی
۴۰۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج
۴۱۔ ڈاکٹر عبدالماجد

☆یادگاری ایوارڈ☆

☆ ڈاکٹر موہن لال وزیر اقلیتی امور سندھ

☆حسن کارکردگی ایوارڈ یافتگان☆

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد
۲۔ مفتی ابوہریرہ بن مفتی محی الدین
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن شعبہ عربی
۴۔ پروفیسر ڈاکٹر سردار احمد شعبہ عربی
۵۔ پروفیسر ڈاکٹر ناصر انصار ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن سندھ
۶۔ غلام بشیر بوگھیو
۷۔ پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان پرووائس چانسلر
۸۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو ممبر سینٹ آف پاکستان
۹۔ پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس
۱۰۔ اقبال احمد غوری
۱۱۔ پروفیسر سیمی نغمانہ طاہر
۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی
۱۳۔ جاوید علی خان

۱۴۔ پروفیسر بدرالزماں بدر

۱۵۔ Issa. Darwish Abdulah Zadijali (Oman)

۱۶۔ عمیر نثار احمد

۱۷۔ پروفیسر مولانا محمد مصطفیٰ

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے سالانہ انتخابات ۱۲-۲۰۱۱ء:

انجمن کا نیا پینل جسے اساتذہ کرام ۲۰۰۵ء سے مسلسل منتخب کر رہے ہیں، پابندی کے ساتھ انتخابات منعقد کرا رہا ہے۔ ۲۰۱۲ء کے انتخابات میں اس پینل کے سرپرست جناب ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے حصہ نہیں لیا۔ اس لئے کہ انجمن کے آئین کے مطابق کوئی مسلسل دو مرتبہ سے زائد کسی عہدہ پر منتخب نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے کسی بھی عہدہ کے لئے انتخابات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کیا۔ لیکن ان کی جانب سے اعلان کردہ مکمل پینل بلا مقابلہ منتخب ہو گیا، جس کی تفصیل یہ ہے:

نام	عہدہ
۱۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	سرپرست اعلیٰ
۲۔ پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود	صدر
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم	نائب صدر
۴۔ پروفیسر عشرت مسعود لودھی	نائب صدر (پرائیویٹ کالجز)
۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا	جنرل سیکریٹری
۶۔ پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ کوثر	ڈپٹی جنرل سیکریٹری/ جوائنٹ سیکریٹری
۷۔ پروفیسر ثروت ناز	ڈپٹی // خاتون/ جوائنٹ سیکریٹری
۸۔ پروفیسر احتشام الحق	جوائنٹ سیکریٹری برائے پروفیشنل کالجز
۹۔ پروفیسر صبغت اللہ مبیسر	سیکریٹری امور رفاہ عامہ
۱۰۔ پروفیسر رفعت ناز	سیکریٹری مورر رفاہ عامہ
۱۱۔ پروفیسر شفقت حسین خادم	سیکریٹری اطلاعات
۱۲۔ پروفیسر محمد حنیف	جوائنٹ سیکرٹری اطلاعات
۱۳۔ پروفیسر محمد فراہیم	فنانس سیکرٹری